بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صُورتیں مسخ ہو جانا (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

سورۃ البقرہ۔آیت نمبر(٦٥) کالفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر

وَلَقَدۡ	عَلِمۡتُمُ	الَّذِیۡنَ	اعۡتَدَوۡا	مِنۡکُمۡ	فِی السَّبۡتِ	فَقُلۡنَا	لَھُمۡ
اور البتہ	تم نے جان لیا	جنھوں نے	زیادتی کی	تم سے	ہفتہ کے دن میں	تب ہم نے کہا	ان سے

کُوۡنُوۡا	قِرَدَۃً	خٰسِئِیۡنَ (٦٥)
تم ہو جاؤ	بندر	ذلیل

بامحاورہ ترجمہ:۔اور البتہ تم نے (ان لوگوں کو) جان لیا جنھوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔

تفسیر و ترجمہ:۔ مِنۡکُمۡ:(تم سے) اس سے مراد یہودیوں کے آباؤ اجداد ہیں۔

السَّبۡتِ :(ہفتہ کا دن) سبت کے لفظی معنی ہیں ہفتہ یعنی شنبہ() جس طرح عیسائیوں کے ہاں اتوار اور مسلمانوں کے ہاں جمعہ مقدس دن ہے۔اسی طرح یہودیوں کے ہاں ہفتہ ایک مقدس دن شمار ہوتا ہے۔یہ دن اُن کے ہاں صرف اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص ہے اور اس روز دنیا کے کام مثلاً تجارت، زراعت یا شکار وغیرہ ممنوع ہیں۔

بنی اسرائیل کو کہا گیا تھا کہ وہ ہفتے کو آرام اور عبادت کیلئے مخصوص رکھیں، اس دن کسی قسم کا دینوی کام نہ خود کریں، نہ اپنے خادموں سے لیں۔اس باب میں یہاں تک تاکیدی احکام تھے کہ جو شخص اس مقدس دن کی حرمت کو توڑے، وہ واجب القتل ہے۔لیکن جب بنی اسرائیل پر اخلاقی و دینی انحطاط کا دور آیا تو وہ علی اعلان سبت کی بے حرمتی کرنے لگے۔اس سلسلے میں سورۃ اعراف میں ایک مخصوص بستی کا ذکر بھی آیا ہے، جو سمندر کنارے آباد تھی، اور ان لوگوں کا پیشہ ماہی گیری تھا۔ ہفتے کے دن چونکہ ان کو شکار کی ممانعت تھی تو کچھ لوگوں نے تو اس دن شکار اور دنیا کا دھندا چھوڑ دیا، مگر یہ بہت تھوڑے لوگ تھے، کچھ لوگوں نے یہ حیلہ نکالا کہ وہ مچھلیوں کو پکڑ کر ایک جگہ قید کر دیتے تھے اور اتوار کے دن اُن کو پکڑ لیتے تھے، یعنی حیلے بہانے کر کے اُنہوں نے شکار جاری کر لیا۔

رزق حرام کی سزا :۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق حلال عطا فرمایا تھا۔لیکن انہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے رزق حلال کو اپنے لئے کافی نہیں سمجھا اور اس میں انہوں نے اپنی طرف سے یوم سبت کا رزق حرام شامل کر دیا۔اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دی، وہ سزا ہر اُس شخص کو ملتی ہے جو حرام کھاتا ہے۔جب انسان اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو کافی نہیں سمجھتا اور اپنی طرف سے اس میں حرام ملانا چاہتا ہے تو اللہ اپنی طرف سے دیئے ہوئے رزق حلال کو کافی نہیں رہنے دیتا۔چنانچہ پھر حرام کمائے بغیر گذارا نہیں ہوتا۔یہی ان لوگوں کے ساتھ ہوا، یہ لوگ اب ہر ہفتے کے چھ دن شکار کرنے جاتے تھے، مگر انہیں مچھلیاں نہیں ملتی تھیں۔مچھلیاں صرف یوم سبت کو ہی ملتی تھیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کیلئے جوابی کاروائی تھی۔اب اس واقع کے بعد اس جملے کی اصل حقیقت کا اندازہ ہوتا ہے جو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کیا کریں جناب ''گذارا نہیں ہوتا'' اور سچی بات ہے جب تک حلال کھاتے رہیں گے گذارا ہوتا رہے گا، جس دن سے آپ حرام شامل کر دیں گے، پھر حلال سے گذارہ نہیں ہوگا۔پھر حرام کی مقدار بڑھتی چلی

جائے گی، اور آخر کار پتہ چلے گا ''گذارہ نہیں ہوتا''۔ یعنی رشوت لئے بغیر گذارہ نہیں ہوتا، رشوت دیئے بغیر گذارہ نہیں، پھر حرام سے ہی گذارہ ہوتا ہے، پھر حلال سے گذرہ نہیں ہوتا۔ جیسا اللہ نے مچھلیوں کو حکم دیا کہ ہفتے کے باقی چھ دن نہ آئیں، صرف ہفتے کے دن آئیں اور اچھل اچھل کے آئیں۔ جب رزق کی عادت بن گئی تو اللہ کا عذاب آیا کہ تم سب ذلیل بندر ہو جاؤ۔

انســان اور بندر کے درمیان فرق:۔ انسان اور بندر کے درمیان شکل وصورت کا فرق بہت زیادہ نہیں ہے اصلی فرق جو ہے وہ عقل اور ارادہ کا ہے۔ انسان کی اصلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی کوئی خواہش پوری کرتے وقت پہلے یہ دیکھتا ہے کہ اس خواہش کو پورا کرنا جائز بھی ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو اس کے لئے کیا شرعی اور اخلاقی حدود وقیود ہیں؟ برعکس اس کے بندر کی کسی خواہش اور اسکے فعل کے درمیان اخلاقی حدود وقیود کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ جس چیز کو اس کا نفس چاہ بیٹھتا ہے اُسکو وہ فوراکر گذرتا ہے۔ اگر یہی حالت اپنی خواہشات نفس کی پیروی میں کسی انسان کی یا کسی انسانی گروہ کی ہو جائے تو اسکے درمیان اور بندر کے درمیان کوئی معنوی فرق نہیں رہ جاتا ہے صرف ایک ظاہری فرق تھوڑا سا رہ جاتا ہے جو صرف اس وقت تک قائم رہتا ہے عقلی اور اخلاقی زوال اپنی آخری حد کو نہیں پہنچ جاتا۔ جب یہ زوال آخری حد کو پہنچ جاتا ہے تو یہ تھوڑا سا ظاہری فرق بھی بالآخر مٹ ہی کے رہتا ہے۔

اُمت محمد ﷺ ہشیار باش :۔ بستی والوں کے تین گروہ بن گئے تھے، ایک تو مجرم گروہ تھا جو حیلہ سے مچھلیاں پکڑتا تھا، دوسرا گروہ وہ تھا جو انہیں اس حیلہ سازی سے منع کرتا تھا، تیسرا گروہ وہ تھا جو خود مچھلیاں پکڑتا تو نہیں تھا لیکن پکڑنے والوں کو منع بھی نہیں کرتا تھا اور منع کرنیوالوں سے کہتا تھا کہ تم ان لوگوں کو کیوں منع کرتے ہو جو باز آنے والے نہیں۔ پھر جب عذاب آیا تو صرف منع کرنے والا گروہ بچایا گیا، خاموش رہنے والے اور مجرم گروہ دونوں پر عذاب نازل ہوا اور وہ بندر بنا دیئے گئے اور تین دن کے بعد سب کے سب مر گئے۔ چنانچہ ہمیں چاہئے کہ دینی احکام کو حیلہ سازی سے نہ بدلیں اور برائی کو جہاں تک ہو سکے روکیں۔ ابن کثیر میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وہ نہ کرو جو یہودیوں نے کیا حیلے حوالوں سے اللہ کے حرام کو حلال نہ کر لیا کرو۔

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ subscribe@islamic-portal.net

یہ سلائیڈز زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آگے تقسیم کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللّٰه www.islamic-portal.net